راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کے فضائل

رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ

(پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری کے ذریعے قحط اور وبا کو ٹال دینے والا)

مُصنّف : اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الصلٰوۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ وعلٰی الک واصحابک یاحبیب اللّٰہ

تاریخ: ۲۱ ذیقعد ۱۴۲۵ھ حوالہ: ۹۵

تصدیق نامہ

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علٰی سید المرسلین

وعلی اٰلہ واٰصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

راد القحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء

(مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ) کی تسہیل وترجمہ بنام **''راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل''** پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِثانی کی کوشش کی گئی ہے۔مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے۔البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پرنہیں۔

مجلس

تفتیشِ کتب و رسائل

03-01-2005

راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل

رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَان وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ

(پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری کے ذریعے قحط اور وبا کو ٹال دینے والا)

مصنف

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت الشّاہ امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش

المدینة العلمية

E.Mail:ilmia@dawateislami.net

نام کتاب : راد القحط والوباء بدعوة الجیران ومواساة الفقراء

مصنف : اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاشیہ : راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل

محشی : مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی

تصحیح ونظر ثانی : مولانا عبد الرزاق العطاری ومولانا یونس علی عطاری

طباعتِ ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۰۰۵ء تعداد:1000

طباعتِ ربیع النور ۱۴۳۳، مطابق فروری 2012ء تعداد:6000

طباعتِ رجب المرجب ۱۴۳۳، مطابق مئی 2012ء تعداد:6000

پیشکش : المدینة العلمیة

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علی اِحسَانِہٖ وَ بِفَضلِ رَسُولِہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم میرے ولیِ نعمت، میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن بے مثال ذہانت وفطانت، کمال دَرَجہ فَقاہت اور قدیم وجدید عُلُوم میں کامل دَسترس ومُہارت رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریباً ایک ہزار کُتُب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پچپن سے زائد علوم وفنُون میں تبحُّرِ علمی پر دالّ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جن قلمی کاوشوں کو بین الاقوامی شُہرت حاصل ہوئی اُن میں کنزالایمان، حدائقِ بخشش اور فتاوٰی رضویّہ (تخریج شدہ تادمِ تحریر ۲۷ جلدیں) بھی شامل ہیں، آخر الذّکر تو عُلوم وفنُون کا ایسا بَحرِ بیکراں ہے جو بے شمار ومُستند مسائل اور تحقیقاتِ نادِرہ کو اپنے اندر سَموئے ہوئے ہے، جسے پڑھ کر قدر دان انسان بے ساختہ پُکار اُٹھتا ہے کہ امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مُجتہِدانہ بصیرت کا پَرتَو ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کُتُب رَہتی دنیا تک مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہیے کہ سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جُملہ تصانیف کا حسبِ استطاعت ضَرور مطالَعہ کرے۔

الحمد للہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے،

اِن تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب (۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

المدینۃ العلمیۃ کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

زیرِ نظر رسالہ ''راد القحط و الوباء بدعوۃ الجیران و مواساۃ الفقراء'' درحقیقت صدقہ وخیرات کی اہمیت وفضیلت سے متعلق ہے۔ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دِ ین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے مذکورہ رسالے میں ساٹھ (۶۰) احادیث کریمہ اوران سے ماخوذ پچیس فوائد کے ذریعے صدقہ وخیرات کی اہمیت وفضیلت کو ثابت کیا ہے، علاوہ ازیں موضوع کی مناسبت سے بطورِ ترغیب چند واقعات بھی اس رسالے میں شامل ہیں نیز صدقہ وخیرات کو زیادہ نافع بنانے کے لیے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن نے چند اہم امور بھی ارشاد فرمائے ہیں جو اس رسالے کی زینت میں اضافے کا سبب ہیں، یہ رسالۂ مبارکہ تقریباً ایک سو بارہ سال قبل ۱۳۱۲ھ میں قلمِ رضا کی جنبش سے صفحۂ قرطاس پر ابھرا اوراپنے موضوع کے اعتبار سے امت مسلمہ کو رہتی دنیا تک ان شاء اللہ عزوجل فائدہ پہنچاتا رہے گا، اسی بات کے پیش نظر ''مجلس: **المدینۃ العلمیۃ** (شعبۂ کتب اعلی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)'' نے اس کی اشاعت کا اہتمام فرمایا ہے۔

عوام کی سہولت کے پیش نظر عربی عبارات اورجگہ جگہ مشکل مقامات پر حواشی کی صورت میں حتی المقدور ترجمہ اور تسہیل کی بھی کوشش کی گئی ہے تاکہ کتاب پڑھنے اور سمجھنے میں دشواری پیش نہ آئے نیز علمائے کرام اور محققین صاحبان کے لیے حواشی ہی کے مابین تخریجات بھی درج کردی گئیں ہیں تاکہ اصل ماخذ سے رجوع کرنے میں

آسانی رہے۔اس سلسلہ میں مولانا عبدالرشید ہمایوں المدنی کی خدمات سے استفادہ کیا گیاہے،جبکہ نظرِثانی کا کام مولانا عبدالرزاق العطاری المدنی اور مولانا یونس علی عطاری المدنی نے سرانجام دیاہے تاکہ غلطی کا امکان کم سے کم ہو۔

الحمدللہ عزوجل اراکینِ مجلس:''**المدینة العلمیة**'' کی یہی کوشش رہی ہے کہ ایسی معیاری اوردیدہ زیب کتب آپکی خدمت میں پیش کی جائیں جو آپکے ذوقِ علمی کے عین مطابق ہوں ۔یہ سب ہمارے میٹھے میٹھے مرشدِ کریم شیخِ طریقت امیر اہلسنت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی کی نظرِ کرم وشفقت کا فیضان ہے۔الحمدللہ عزوجل اس رسالے کے حاشیہ کا نام''راہِ خدامیں خرچ کرنے کےفضائل'' آپ مدظلہ العالی ہی نے عطافرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اخلاص کی دولت سے مالامال کرتے ہوئے ہماری اس کاوش کواپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اورتادم آخر مسلکِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کے لیے خدمات انجام دیتے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین بجاه النبي الأمين صلى الله عليه وسلم

مجلس:''**المدینة العلمیة**''(شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۷ ذیقعد ۱۴۲۵ھ

9 جنوری 2005ء

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از کانپور، مدرسہ فیض عام، مرسلہ مولوی احمد اللہ تلمیذ مولوی احمد حسن صاحب ۱۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۲ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے دیار(۱) میں اسطرح کا رواج ہے کہ کوئی بلا دمیں ہیضہ، چیچک وقحط سالی وغیرہ آجائے تو دفعِ بلا کے واسطے جمیع (۲) محلّہ والے مل کر فی سبیل اللہ اپنی اپنی حسبِ استطاعت چاول، گیہوں و پیسہ وغیرہ اٹھا کر کھانا پکاتے ہیں اور مولویوں اور مُلاّؤں کو بھی دعوت کر کے ان لوگوں کو بھی کھلاتے ہیں اور جمیع محلّہ دار بھی کھاتے ہیں، آیا اس صورت میں محلّہ دار کو طعامِ مطبوخہ (۳) کا کھانا جائز ہوگا یا نہ؟ طعامِ مطبوخہ کھانے کے لئے مانع وغیر مانع (۴) پر کیا حکم دیا جاتا ہے؟ بینوا تؤجروا (۵)۔

الجواب

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذي وضع البركة في جماعة الإخوان وقطع الهلكة بتواصل الأحباء والجيران و الصلاة والسلام على

۱۔شہر یا علاقہ، یہاں مراد بنگالہ ہے کہ یہ سوال کانپور میں وہیں سے آیا تھا اور کانپور سے جواب لکھنے کے لئے بریلی بھیجا گیا۔ ۲۔تمام ۳۔پکا ہوا کھانا

۴۔رکاوٹ ڈالنے والے اور نہ ڈالنے والے ۵۔بیان کرو تا کہ اجر دیئے جاؤ۔

صاحب الشفاعة مجيب الدعوة و محب الجماعة دافع البلاء و الوباء و القحط و المجاعة و على اٰله و صحبه و جماعة المسلمين و علينا فيهم يا أرحم الراحمين اٰمين، اٰمين، اٰمين، يا ربنا اٰمين![1]

فعلِ مذکور، بقصہٴ مسطور[2] اور اہلِ دعوت کو وہ کھانا کھانا شرعاً جائز ورَوا[3]، جس کی ممانعت شرع مطہر میں اصلاً[4] نہیں،

قال الله تعالٰى:

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا جَمِيۡعًا اَوۡ اَشۡتَاتًا[5]۔

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ کھاؤ مل کر یا الگ الگ۔

تو بے منع شرعی، ارتکابِ ممانعت، جہالت وجرأت[6]۔

وأنا أقول وبالله التوفيق[7] نظر کیجئے تو یہ عمل چند دواؤں کا نسخہ جامعہ[8]

۱۔تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے بھائیوں کے اجتماع میں برکت فرمائی اوراہل محبت اور پڑسیوں کی ملاقات وصلہ میں مصیبت کوقطع فرمایا اورصلوٰۃ وسلام مالکِ شفاعت، دعوت کوقبول، جماعت سے محبت، مصیبت وبلا اوربھوک اورقحط کودفع کرنے والی ذات پراوران کی آل واصحاب اورمسلمانوں کی جماعت اوران کے ساتھ ہم پر، یا ارحم الراحمین، آمین، آمین، آمین، اے ہمارے رب قبول فرما!

۲۔مسئلہ کی سطور میں ذکر کردہ طریقہ ۳۔صحیح

۴۔بالکل ۵۔پ۱۸، النور:۶۱

۶۔بغیر کسی وجہ شرعی کے منع کرنا کم علمی وبے باکی ہے۔

۷۔میں (یعنی احمد رضا خان) اللہ عزوجل کی توفیق کے ساتھ کہتا ہوں۔ ۸۔مکمل نسخہ

ہے کہ اس سے مساکین (۱) و فقراء بھی کھائیں گے، علماء وصلحاء (۲) بھی، عزیز و رشتہ دار بھی، قریب و اہل جوار (۳) بھی، تو اس میں بعددِ ابوابِ جنت (۴) آٹھ خوبیاں ہیں:

i۔فضیلتِ صدقہ ii۔خدمتِ صلحاء iii۔صلۂ رحم (۵)

iv۔مواساۃِ جار (٦) v۔سلوکِ نیک سے مسلمانوں، خصوصاً غرباء کا دل خوش کرنا

vi۔ان کی مرغوب چیزیں، ان کے لئے مہیا کرنا۔

vii۔مسلمان بھائیوں کو کھانا دینا viii۔مسلمانوں کا کھانے پر مجتمع (۷) ہونا

اور ان سب امور کو، جب بہ نیتِ صالحہ (۸) ہوں، باذن اللہ تعالیٰ رضائے خدا، عفوِ خطا و دفعِ بلا میں دخل تام ہے (۹)۔ ظاہر ہے کہ قحط، وبا، ہر مصیبت و بلا

۱۔مسکین کی جمع، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ''رسائل عطاریہ حصہ اول'' میں مسکین کی شرعی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور اسے سوال حلال ہے۔ تفصیل بہار شریعت حصہ پنجم سے ملاحظہ فرمائیں۔ (رسائل عطاریہ حصہ اول، ص ۱۲۸، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

۲۔علماء، عالم کی جمع ہے یعنی علم والا، عالم وہ ہے جو کسی دوسرے کی مدد کے بغیر درپیش مسائل کا حل تلاش کر سکے اور صلحاء، صالح کی جمع ہے، اس سے مراد نیک لوگ ہیں۔

۳۔پڑوس میں رہنے والے ۴۔جنت کے دروازوں کی تعداد کے برابر،

۵۔رشتہ داروں سے ملنا جلنا، تعلقات بحال رکھنا صلۂ رحمی کہلاتا ہے احادیث میں صلۂ رحمی کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔ ٦۔پڑوسیوں کی غمخواری

۷۔اکٹھا ۸۔اچھی اور نیک نیّتی کے ساتھ

۹۔تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے رضائے الٰہی، گناہوں کی بخشش ومغفرت اور مصیبتوں کے ٹلنے میں مکمل دخل ہے

گناہوں کے سبب آتی ہے۔

قال اللّٰہ تعالٰی: **وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ**(۱)۔

تو اسبابِ مغفرت و رضا و رحمت بلاشبہ اس کے عمدہ علاج ہیں۔

اب بتوفیق اللہ تعالٰی (۲) **احادیث سُنیے** :

حدیث ۱ : حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''إن الصدقة لتطفیء غضب الرب و تدفع میتة السوء''۔ رواه الترمذي و حسّنه و ابن حبان في صحیحه عن أنس بن مالك رضي اللّٰه تعالٰی عنه(۳)۔

حدیث ۲ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

''اتقوا النار و لوبشق تمرة فإنها تقیم العوج و تدفع میتة السوء'' الحدیث، رواه أبو یعلی و البزار عن الصدیق الأکبر

۱۔اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: ''اور جو مصیبت تمھیں پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمھارے ہاتھوں نے کمایا، اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے'' (پ۲۵، الشورٰی: ۳۰، ترجمۂ کنزالایمان)

۲۔اللہ تعالٰی کی توفیق سے

۳۔''بیشک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے''۔ اسے ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا، ترمذی نے اسکو حسن قرار دیا [سنن الترمذي، کتاب الزکاة، باب ماجاء في الصدقة، ج ۲، ص ۱٤٦، رقم الحدیث: ٦٦٤، دار الفکر، بیروت]

رضي اللّٰہ تعالٰی عنه(۱)۔

حدیث۳ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

''إن صدقة المسلم تزيد في العمر، و تمنع ميتة السوء ''۔

رواہ الطبراني و أبوبكر بن مقيم في جزئه عن عمرو بن عوف رضي اللّٰہ تعالٰی عنه(۲)۔

حدیث۴، ۵ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

''الصدقة تطفئ الخطيئة و تقی ميتة السوء ''۔ رواه الطبراني في الكبير عن رافع بن مكيث الجهني رضي اللّٰہ تعالٰی عنه (۳)۔

دوسری روایت میں ہے :

۱۔'' دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ ٹیڑھے پن کو سیدھا اور بُری موت کو دور کرتا ہے'' الحدیث۔ ابویعلی اور بزار نے اسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا [مسند أبي يعلى، مسند أبي بكر الصديق ، ج ۱، ص ۵۸، رقم الحديث ۸۰، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔'' بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے''۔ اسے طبرانی اور ابوبکر بن مقیم نے اپنی جزء میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا [المعجم الكبير، ج ۱۷ ص ۲۲، ۲۳، رقم الحديث ۳۱، المكتبة الفيصلية، بيروت]

۳۔''صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے''۔ اسے طبرانی نے کبیر میں رافع بن مکیث الجہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا [الترغيب و الترهيب ، الترغيب في الصدقة و الحث عليها الخ ،ج ۲، ص ۱۲، رقم الحديث ۱٤، دار الكتب العلمية، بيروت]

''الصدقة تمنع ميتة السوء''رواه أحمد عنه و القضاعي عن أبي هريرة رضي اللّٰه تعالٰی عنهما(۱)۔

حدیث ٦: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''إن اللّٰه ليدرؤ بالصدقة سبعين باباً من ميتة السوء''۔ رواه الإمام عبدالله بن مبارك في كتاب البر عن أنس بن مالك رضي الله تعالٰی عنه (۲)۔

حدیث ۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''الصدقة تسد سبعين بابا من السوء'' رواه الطبراني في الكبير عن رافع بن خديج رضي اللّٰه تعالٰی عنه(۳)۔

حدیث ۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

ا۔''صدقہ بُری موت کو روکتا ہے''۔اسے احمد نے رافع بن مکیث سے اور قضاعی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا[كنز العمال ، كتاب الزكاة ، قسم الأقوال، ج ٦، ص١٤٨، رقم الحديث ١٥٩٧٧، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔''بے شک اللہ عزوجل،صدقہ کے سبب سے ستّر دروازے بُری موت کے دفع فرماتا ہے''۔اسے امام عبداللہ بن مبارک نے کتاب البر میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [الترغيب و الترهيب، الترغيب في الصدقة الخ، ج ٢، ص٧، رقم الحديث ٢١، دار الكتب العلمية بيروت]

۳۔''صدقہ بُرائی کے ستّر دروازے بند کرتا ہے''۔ اسے طبرانی نے کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[المعجم الكبير ، ج ٤، ص٢٧٤، رقم الحديث ٤٤٠٢، المكتبة الفيصلية ، بيروت]

''الصدقة تمنع سبعين نوعا من أنواع البلاء أهونها الجذام و البرص'' رواه الخطيب عن أنس رضي الله تعالٰى عنه(۱)۔

حدیث ۹،۱۰ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

''باكروا بالصدقة فإن البلاء لا يتخطّاها''۔رواه الطبراني عن أميرالمؤمنين علي و البيهقي عن أنس رضي اللّٰه تعالٰى عنهما(۲)۔

حدیث ۱۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

''الصدقات بالغدوات يذهبن بالعاهات'' رواه الديلمي عن أنس رضي الله تعالٰى عنه(۳)۔

حدیث ۱۲ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

''الصدقة تمنع القضاء السّوء''رواه ابن عساكر عن جابر

۱۔''صدقہ ستّر قسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں''۔اسے خطیب نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا[تاریخ البغداد، باب ذكر من اسمه الحارث، الحارث بن النعمان، ج ۸، ص ۲۰۴، رقم الترجمة ۴۳۲۶، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔''صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی''۔اسے طبرانی نے امیر المؤمنین حضرت علی اور بیہقی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا[المعجم الأوسط، باب الميم من اسمه محمد، ج ۴، ص ۱۸۰، رقم الحديث ۵۶۴۳، دار الكتب العلمية بيروت]

۳۔''صبح کے صدقے آفات کو دور کر دیتے ہیں''۔اس کو دیلمی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا[الفردوس بماثور الخطاب، ج ۲، ص ۴۱۴، دار الكتب العلمية، بيروت]

رضي الله تعالٰی عنه(۱)۔

حدیث۱۳ : کہ فرماتے ہیں **صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :**

''صلوا الذي بينكم و بين ربكم بكثرة ذكركم له و كثرة الصدقة بالسر و العلانية ترزقوا و تنصروا و تجبروا''۔رواه ابن ماجة عنه رضي الله تعالٰی عنه(۲)۔

حدیث۱۴ تا ۱۷ : کہ فرماتے ہیں **صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :**

''الصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار'' رواه الترمذي و قال حسن صحيح عن معاذ بن جبل و نحوة ابن حبان في صحيحه عن كعب بن عجرة و كأبي يعلٰی بسند صحيح عن جابر رضي الله تعالٰی عنهم و ابن المبارك عن عكرمة مرسلاً بسند حسن(۳)۔

۱۔''صدقہ بُری قضا کو ٹال دیتا ہے''۔اس کو ابن عساکر نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا [ابن عساكر]

۲۔''اللہ عزوجل کے ساتھ،اس کی یاداورخفیہ وظاہرصدقہ کی کثرت سے اپنی نسبت درست کرو،توتم روزی اورمدد دیئے جاؤ گےاورتمھاری بگڑیاں سنور جائیں گی''۔اسے ابن ماجہ نے جابررضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا[سنن ابن ماجة ، كتاب إقامة الصلاة، باب فرض الجمعة، ج ۲، ص ۵، رقم الحديث ۱۰۸۱، دار المعرفة، بيروت]

۳۔''صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے''۔اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن صحیح کہا معاذ بن جبل سے اور ایسے ہی ابن حبان نے اپنی صحیح میں کعب بن عجرہ سے،اسی طرح ابویعلٰی نے بسندِ صحیح جابر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اور ابن مبارک نے عکرمہ سے مرسلاً بسند حسن روایت کیا =

حدیث ۱۸ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''مثل المؤمن ومثل الإيمان كمثل الفرس في أخبته يجول ثم يرجع إلى أخبته و إن المؤمن يسهو ثم يرجع إلى الإيمان فأطعموا طعامكم الأتقياء و ولوا معروفكم المؤمنين'' رواه البيهقي في شعب الإيمان و أبونعيم في الحلية عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالٰى عنه (۱)۔

اس حدیث سے ظاہر کہ معالجۂ گناہ (۲) میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔

حدیث ۱۹ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''إن الصدقة وصلة الرحم يزيد الله بهما في العمر و يد فع بهما ميتة السوء و يدفع بهما المكروه و المحذور'' رواه أبويعلٰى

=[سنن الترمذي ، كتاب الإيمان ، باب ماجاء في حرمة الصلاة ، ج ٤، ص ٢٨٠، رقم الحديث ٢٦٥، دار الفكر ، بيروت]

ا۔''مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسّی سے بندھا ہوا کہ چاروں طرف چر کر پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے، یوں ہی مسلمان سے بُھول ہوجاتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے تو اپنا کھانا پرہیز گاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو''۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابونعیم نے حلیہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[شعب الإيمان ، ج ٧، ص ٤٥٢، رقم الحديث ١٠٩٦٤، دار الكتب العلمية، بيروت ، حلية الأولياء ، عبدالله بن مبارك ، ج ٨، ص ١٩١، رقم الحديث ١١٨٤٩، دار الكتب العلمية ، بيروت]

۲۔گناہوں کا علاج

عن أنس رضي الله تعالٰی عنه[١]۔

حدیث٢٠ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

''من أحب أن يبسطه له في رزقه و ينسأ له في أثره فيصل رحمه'' رواه البخاري عن أبي هريرة رضي الله تعالٰی عنه[٢]۔

حدیث٢١،٢٢ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

''من سره أن يمد له في عمره، و يوسع له في رزقه، و يدفع عنه ميتة السوء، فليتق الله و ليصل رحمه'' رواه عبدالله ابن الإمام في زوائد المسند و البزار بسند جيّد و الحاكم في المستدرك عن أمير المؤمنين علي كرم الله تعالٰی وجهه و الحاكم نحوه في حديث عن عقبة بن عامر رضي الله تعالٰی عنه[٣]۔

١۔''بے شک صدقہ اور صلہ رحم، ان دونوں سے اللہ تعالٰی عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ اور اندیشہ کو دُور کرتا ہے''۔ اسے ابو یعلٰی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا[مسند أبي يعلٰی، مسند أنس بن مالك، ج ٣، ص٣٩٨، رقم الحديث ٤٠٩٠، دار الكتب العلمية، بيروت]

٢۔''جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت، مال میں برکت ہو، وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے''۔ اسے امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

[صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب من بسط الخ، ج ٤، ص٩٧، رقم الحديث٥٩٨٦، دار الكتب العلمية، بيروت]

٣۔''جسے پسند ہو کہ اس کی عمر دراز، رزق وسیع اور بُری موت دفع ہو، وہ اللہ سے ڈرے اور اپنے=

حدیث۲۳ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''صلة القرابة مثراة في المال' محبّة في الأهل' منسأة في الأجل''۔ رواه الطبراني بسند صحيح عن عمرو بن سهل رضي الله تعالیٰ عنه(۱)۔

حدیث۲۴ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''صلة الرحم تزيد في العمر''۔ رواه القضاعي عن ابن مسعود رضي الله تعالیٰ عنه (۲)۔

حدیث۲۵ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''إن أعجل البر ثوابا لصلة الرحم حتى أن أهل البيت

=رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے''۔ اسے عبداللہ ابن امام نے زوائد المسند میں اور بزار نے بسندِ جید اور حاکم نے مستدرک میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے [الترغيب و الترهيب، كتاب البر و الصلة، باب الترغيب في صلة الرحم، ج ۳، ص۲۲۷، رقم الحديث ٤، دار الكتب العلمية، بيروت] اور یونہی حاکم نے حدیثِ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں روایت کیا۔

۱۔''قریبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک، مال کو بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر کو زیادہ کرنے والا ہے''۔ اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [المعجم الأوسط، با الميم من اسمه محمود، ج ٦، ص ۱۱، رقم الحديث ۷۸۱۰، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔''صلۂ رحم سے عمر بڑھتی ہے''۔ اسے قضاعی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ [كنز العمال، كتاب الأخلاق، قسم الأقوال، باب صلة الرحم و الترغيب فيها، ج۳، ص۱٤۳، رقم الحديث ٦۹۰٦، دار الكتب العلمية، بيروت]

لیکونون فجرة فتنموا أموالھم و یکثر عددھم إذا تواصلوا"۔ رواہ الطبراني عن أبي بکرة رضي اللہ تعالٰی عنہ[۱]۔

دوسری روایت میں اتنا اور ہے :

"وما من أھل بیت یتواصلون فیحتاجون" رواہ ابن حبان في صحیحہ[۲]۔

حدیث۲۶ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

"صلة الرحم وحسن الخلق وحسن الجوار یعمرن الدیار و یزدن في الأعمار" رواہ الإمام أحمد و البیھقي في الشعب بسند صحیح علٰی أصولنا عن أم المؤمنین الصدیقة رضي اللہ

۱۔"بے شک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب میں صلۂ رحمی ہے یہاں تک کہ گھر والے فاسق بھی ہوں تو ان کے مال زیادہ ہوتے ہیں اوران کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلۂ رحم کریں"۔اسے طبرانی نے ابوبکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا[مجمع الزوائد ، کتاب البر و الصلة ، باب صلة الرحم و قطعھا ، ج ۸، ص۲۷۸، رقم الحدیث ۱۳۴۵٦، دار الفکر، بیروت، المعجم الأوسط ، من اسمہ أحمد، ج ۱، ص۳۰۷ ، رقم الحدیث ۱۰۹۲، دارالکتب العلمیة، بیروت، إن ھذہ الروایة بالمعنی و اللفظ غیرھا]

۲۔"کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلۂ رحم کریں پھرمحتاج ہو جائیں"(اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا[صحیح ابن حبان ، کتاب البر و الإحسان ، باب صلة الرحم ، ذکر خبر الدال، ج ۱، ص۳۳۳، رقم الحدیث ٤٤۱، دار الکتب العلمیة ، بیروت]

تعالٰی عنہا[1]۔

حدیث ۲۷ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

''صنائع المعروف تقي مصارع السوء و الاٰفات والھلکات و أھل المعروف في الدنیا ھم أھل المعروف في الاٰخرۃ''۔رواہ الحاکم في المستدرک عن أنس رضي اللہ تعالٰی عنہ[2]۔

حدیث ۲۸ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

''صنائع المعروف تقي مصارع السوء و الصدقۃ خفیا تطفئ غضب الرب وصلۃ الرحم زیادۃ في العمر و کل معروف صدقۃ و أھل المعروف في الدنیا ھم أھل المعروف في الاٰخرۃ و أھل المنکر في الدنیا ھم أھل المنکر في الاٰخرۃ و أول من یدخل الجنۃ أھل المعروف'' رواہ الطبراني في الأوسط عن أمّ المؤمنین،

۱۔''صلۂ رحمی اور حسن خلقی اور ہمسایہ سے نیک سلوک، شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں''۔ اسے امام احمد اور بیہقی نے شعب میں بسندِ صحیح ہمارے اصول پر ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا[کنز العمال ، کتاب الأخلاق ، قسم الأقوال، باب صلۃ الرحم الخ ، ج۳، ص۱۴۳، رقم الحدیث ۶۰۹۷ ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

۲۔''نیک سلوک کے کام بُری موتوں، آفتوں اور ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور دنیا میں احسان والے وہی آخرت میں احسان والے ہوں گے''۔اسے حاکم نے مستدرک میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا[کنز العمال ، کتاب الزکاۃ ، قسم الأقوال، الفصل الأول في الترغیب فیھا، ج۶، ص۱۴۷، رقم الحدیث ۱۵۹۶۲ ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

أم سلمة رضي الله تعالٰى عنها[1]۔

حدیث۲۹ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

''إن من موجبات المغفرة إدخالك السرورعلى أخيك المسلم'' رواه الطبراني في الكبير و الأوسط عن الإما م سيدنا الحسن بن علي كرم الله تعالٰى وجوهما [2]۔

حدیث۳۰ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

''أحب الأعمال إلى الله تعالٰى بعد الفرائض إدخال السرور على المسلم'' رواه فيهما عن ابن عباس رضي الله تعالٰى

ا۔'' بھلائیوں کے کام بُری موتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے اور ہر نیکی صدقہ ہے اور دنیا میں احسان والے ،وہی آخرت میں احسان پائیں گے اور دنیا میں بدی والے وہی آخرت میں بدی دیکھیں گے اور سب میں پہلے جو جنت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ والے ہیں''۔اسے طبرانی نے اوسط میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔

[المعجم الأوسط ، باب الميم من اسمه محمد، ج ٤، ص ٣١١، رقم الحديث ٦٠٨٦، دار الكتب العلمية، بيروت]

٢۔'' بے شک مغفرت واجب کردینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا جی خوش کرنا ہے''۔اسے طبرانی نے کبیر میں اور اوسط میں امام سیدنا حسن بن علی کرم اللہ وجوھما سے روایت کیا[المعجم الأوسط ، باب الميم من اسمه موسٰى، ج٦، ص ١٢٩، رقم الحديث ٨٢٤٥، دار الكتب العلمية ، بيروت]

عنہما[۱]۔

حدیث ۳۱ تا ۳۳ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"أفضل الأعمال إدخال السرورعلى المؤمن كسوت عورته، أو أشبعت جوعته، أو قضيت له حاجة" رواه في الأوسط عن أمير المؤمنين عمر الفاروق الأعظم و نحوه أبو الشيخ في الثواب و الأصبهاني في حديث عن ابنه عبدالله و ابن أبي الدنيا عن بعض أصحاب النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم[۲]۔

حدیث ۳۴ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"من وافق من أخيه شهوة غفرله" رواه العقيلي و البزار و الطبراني في الكبير عن أبي الد رداء رضي الله تعالىٰ عنه و له

۱۔ "اللہ تعالیٰ کے فرائض کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا عمل مسلمان کا جی خوش کرنا ہے"۔ طبرانی نے دونوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا [المعجم الأوسط ، باب الميم من اسمه محمود، ج ٦، ص ٣٧، رقم الحديث ٧٩١١، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ "سب سے افضل کام مسلمانوں کا جی خوش کرنا ہے کہ تُو اس کا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اس کا کوئی کام پورا کرے"۔ اسے اوسط میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم سے اور ایسے ہی ابو الشیخ نے ثواب میں اور اصبہانی نے اپنے بیٹے عبداللہ کی حدیث میں [الترغيب و الترهيب ، كتاب البر و الصلة ، باب الترغيب في قضاء حوائج المسلمين ، ج ۳، ص ٢٦٥، رقم الحديث ١٩، دارالكتب العلمية، بيروت] اور ابن ابی الدنیا نے بعض اصحابِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

شواهد في اللآلي[1]۔

حدیث ۳۵ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"من أطعم أخاه المسلم شهوته حرمه الله على النار"۔ رواه البيهقي في شعب الإيمان عن أبي هريرة رضي الله تعالٰى عنه[2]۔

حدیث ۳۶ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"من موجبات الرحمة إطعام المسلم المسكين" رواه الحاكم وصححه، و نحوه البيهقي و أبو الشيخ في الثواب عن جابر رضي الله تعالٰى عنه[3]۔

۱۔"جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسمِ حلال چیز کو چاہتا ہو اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہی چیز مہیّا کردے، اللہ عزوجل اس کے لئے مغفرت فرمادے"۔اسے عقیلی، بزاراور طبرانی نے کبیر میں ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور لآلی میں اسکے شواہد ہیں۔

[مجمع الزوائد ، كتاب الأطعمة ، باب فيمن وافق من أخيه شهوة ، ج ٥، ص ١٠، رقم الحديث ٧٨٧٤، دار الفكر ، بيروت]

۲۔"جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے ،اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کردے"۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[شعب الإيمان، ج ٣، ص ٢٢٢، رقم الحديث ٣٣٨٢، دار الكتب العلمية ، بيروت]

۳۔"رحمتِ الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں سے غریب مسلمانوں کو کھانا کھلانا ہے"۔روایت کیا اسے حاکم نے اور اس کی تصحیح کی ،ایسے ہی بیہقی اور ابوالشیخ نے ثواب میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے [الترغيب و الترهيب ، كتاب الصدقات ، باب الترغيب في إطعام الطعام الخ ، ج ٢، ص ٣٥، رقم الحديث ٩، دار الكتب العلمية، بيروت]

حدیث ۳۷ تا ۴۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"الدرجات إفشاء السلام و إطعام الطعام و الصلاة بالليل و الناس نيام" قطعة من حديث جليل نفيس جميل مشهور مستفيد مفيد مفيض ، رواه إمام الأئمة أبوحنيفة و الإمام أحمد وعبد الرزاق في مصنفه و الترمذي و الطبراني عن ابن عباس ، و أحمد و الترمذي و الطبراني و ابن مردويه عن معاذ بن جبل و ابن خزيمة و الدارمي و البغوي و ابن السكن و أبونعيم و ابن بسطة عن عبدالرحمٰن بن عايش و أحمد و الطبراني عنه عن صحابي و البزار عن ابن عمر و عن ثوبان و الطبراني عن أبي أمامة و ابن قانع عن أبي عبيدة بن الجراح و الدار قطني و أبوبكر النيسابوري في الزيادات عن أنس و أبوالفرج في العلل تعليقا عن أبي هريرة و ابن أبي شيبة مرسلاً عن عبد الرحمٰن بن سابط رضي الله تعالىٰ عنهم۔

في رؤية النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رب عزوجل و وضعه تعالىٰ كفه كما يليق بجلاله العظيم بين كتفيه صلى الله تعالىٰ عليه و سلم فتجلّى لي كل شيء و عرفت" و في رواية "فعلمت ما في السمٰوٰت و الأرض" و في أخرىٰ "ما بين المشرق و المغرب" و قد ذكرناه مع تفاصيل طرقه و تنوع ألفاظه في كتابنا المبارك إن شاء الله تعالىٰ سلطنة المصطفىٰ في ملكوت كل

الورٰی و الحمد للہ ما أولٰی (۱)۔

۱۔"اللہ عزوجل کے یہاں درجہ بلند کرنے والے ہیں ،سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز ادا کرنا" یہ حدیث جلیل ،نفیس ،جمیل ،مشہور ،مستفید ، مفید ،مفیض کا ایک ٹکڑا ہے ۔روایت کیا اسے امام الائمہ ابو حنیفہ اور امام احمد اور عبدالرزاق نے اپنی مصنّف میں اور ترمذی وطبرانی نے ابن عباس سے [سنن الترمذي ،کتاب التفسیر ، باب و من سورة (ص)،ج ٥،ص ١٥٩ ،رقم الحدیث ٣٢٤٤ ،دارالفکر ،بیروت]،احمد و ترمذی وطبرانی اور ابن مردویہ نے معاذ بن جبل سے [سنن الترمذي ،کتاب التفسیر ، باب و من سورة(ص)،ج ٥،ص ١٦٠ ،رقم الحدیث ٣٢٤٦ ،دارالفکر ، بیروت ، إن هذه الرواية بالمعنى و اللفظ غيرها]،ابن خزیمہ و دارمی و بغوی و ابن سکن و ابونعیم اور ابن بسطہ نے عبدالرحمٰن بن عایش سے ،اور احمد وطبرانی نے انہی سے اور انہوں نے ایک صحابی سے [المسند للإمام أحمد بن حنبل ، باب حديث بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ، ج ٩، ص ٦٦، رقم الحديث ٢٣٢٧٠، دار الفكر ، بيروت]اور بزار نے ابن عمر اور ثوبان سے [مجمع الزوائد ، كتاب التعبير ، باب فيما رآه النبي صلى الله عليه وسلم في المنام ، ج ٧، ص ٣٦٨، ٣٦٩، دار الفكر ، بيروت ،بتغير قليل]اور طبرانی نے ابو امامہ سے [المعجم الكبير ، عن أبي أمامة ، ج ٨، ص ٣٤٩، رقم الحديث ٨١١٧، المكتبة الفيصلية ، بيروت]اور ابن قانع نے ابوعبیدہ بن جراح [العلل المتناهية ، باب في ذكر الصورة ، ج ١ ،ص ٣١، رقم الحديث ١٠ ،دار الكتب العلمية ، بيروت]اور دار قطنی اور ابوبکر نیشاپوری نے زیادات میں حضرت انس سے [كنز العمال ، كتاب المواعظ ، فصل في الموعظة المخصوصة ،ج ١٦، ص ١٠٢، رقم الحديث ٤٤٣١٤، دار الكتب العلمية ، بيروت]اور ابو الفرج نے علل میں حضرت ابوہریرہ سے تعلیقاً [العلل المتناهية ، باب في ذكر الصورة ، ج ١ ،ص ٣٤، دار الكتب العلمية ، بيروت]اور ابن ابی شیبہ نے=

مرقاۃ شریف میں ہے :

''إطعام الطعام أي إعطاءه للأنام من الخاص و العام''(۱)۔

حدیث ۴۷ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''الكفارات إطعام الطعام و إفشاء السلام و الصلاة بالليل و الناس نيام''۔ رواه الحاكم وصحح سنده عن أبي هريرة

=مرسلاً حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے [ابن أبي شيبة] حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی اللہ تعالیٰ کے دیدار والی روایت، جس میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے اپنی شایانِ شان کفِ مبارک کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کندھوں کے درمیان رکھا (حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں) ''تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی'' [العليل المتناهية ، باب في ذكر الصورة ، ج ۱ ، ص ۳۳ ، رقم الحديث ۱۳ ، دار الكتب العلمية ، بيروت] دوسری روایت میں ہے ''میں نے معلوم کرلی جو چیز بھی زمین و آسمان میں ہے'' [مجمع الزوائد، كتاب التعبير، باب فيما رآه النبي صلى الله عليه وسلم في المنام ، ج ۷ ، ص ۳٦۷ ، رقم الحديث ۱۱۷۳۹ ، دار الفكر ، بيروت] اور ایک روایت میں ہے ''مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے'' [سنن الترمذي ، كتاب التفسير ، باب ومن سورة (ص) ، ج ۵ ، ص ۱۵۹ ، رقم الحديث ۳۲٤۵ ، دار الفكر ، بيروت] اور ہم نے اس حدیث کو اس کے طُرق کی تفصیل اور اختلافِ الفاظ کو اپنی مبارک کتاب ''سلطنتِ مصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ'' میں ذکر کردیا ہے، الحمد لله۔

۱۔ ''کھانا کھلانا یعنی ہر خاص و عام کو کھانا دینا مراد ہے'' [مرقاة المفاتيح ، كتاب الصلاة ، باب المساجد ، الفصل الثاني ، ج ۲ ، ص ٤۳۲ ، رقم الحديث ۷۲٦ ، دار الفكر ، بيروت]

رضي الله تعالٰی عنه[۱]۔

حدیث ۴۸ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

"من أطعم أخاه حتی یشبعه وسقاه من الماء حتی یرویه باعد الله من النار سبع خنادق ما بین کل خندقین مسیرة خمس مائة عام" رواه الطبراني في الکبیر و أبو الشیخ في الثواب و الحاکم مصححا سند ه و البیهقي عن ابن عمر رضي الله تعالٰی عنهما[۲]۔

حدیث ۴۹ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

"إن الله عزوجل یباهي ملٰئکته بالذین یطعمون الطعام من عبیده"۔ رواه أبو الشیخ عن الحسن البصري مرسلاً[۳]۔

۱۔"کھانا کھلانا اور سلام کو پھیلانا اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا، گناہ مٹانے والے ہیں" اسے حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔[المستدرك للحاکم ، کتاب الأطعمه ، باب إطعام الطعام ، ج ٥، ص١٧٩، رقم الحدیث٧٢٥٥، دارالمعرفة ، بیروت]

۲۔"جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے ، پیاس بھر پانی پلائے ،اللہ تعالٰی اسے دوزخ سے سات کھائیاں دُور کردے۔ ہر دو کھائیوں کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہو"۔ اسے طبرانی نے کبیر میں اور ابو الشیخ نے ثواب میں اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا[الترغیب و الترهیب ، کتاب الصدقات، الترغیب في إطعام الطعام و سقی الماء الخ، ج ٢، ص٣٦، رقم الحدیث ١٤، دار الکتب العلمیة ، بیروت]

۳۔"اللہ تعالٰی اپنے فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتا ہے اپنے ان بندوں کے بارے میں، جو=

حدیث۵۰،۵۱ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''الخیر أسرع إلی البیت الذي یوکل فیه من الشفرة إلٰی سنام البعیر''۔ رواه ابن ماجة عن ابن عباس و ابن أبي الدنیا عن أنس رضي الله تعالٰی عنهم(۱)۔

حدیث۵۲ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''الملائکة تصلي علی أحدکم ما دامت مائدته موضوعة ''رواه الأصبهاني عن أمّ المؤمنین الصدیقة رضي الله تعالٰی عنها(۲)۔

حدیث۵۳ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

=لوگوں کوکھانا کھلاتے ہیں''۔اسے ابو الشیخ نے حسن بصری سے مرسلاً روایت کیا[الترغیب و الترهیب ، کتاب الصدقات، الترغیب في إطعام الطعام و سقی الماء الخ، ج۲، ص۳۸، رقم الحدیث ۲۱، دار الکتب العلمیة ، بیروت]

۱۔''جس گھر میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے، خیر و برکت اس گھر کی طرف اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے جتنی جلد چُھری اونٹ کے کوہان کی طرف''۔اسے ابن ماجہ نے ابن عباس سے اور ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا[سنن ابن ماجة، کتاب الأطعمة، باب الضیافة ، ج٤، ص۵۱، رقم الحدیث۳۳۵۷، دار المعرفة، بیروت]

۲۔''جب تک تم میں سے کسی کا دسترخوان بچھا رہتا ہے اتنی دیر تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں''۔اسے اصبہانی نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا[الترغیب و الترهیب ، کتاب البر و الصلة ، باب الترغیب في الضیافة، ج۳، ص۳۰۰، رقم الحدیث ۱۳، دار الفکر، بیروت]

''الضيف يأتي برزقه و يرتحل بذنوب القوم يمحص عنهم ذنوبهم'' ۔ رواه أبو الشيخ عن أبي الدرداء رضي الله تعالٰى عنه[1]۔

حدیث ۵۴ : سیدنا امام حسن مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ و بارک وسلم کی حدیث میں ہے :

''لأن أطعم أخا لي في الله لقمة أحب إلٰي من أن أتصدق على مسكين بدرهم، و لأن أعطى أخا لي في الله درهما أحب إلٰي من أن أتصدق علٰى مسكين بمائة درهم''۔ رواه أبو الشيخ في الثواب عنه عن جده صلى الله تعالٰى عليه وسلم و لعل الأظهر وقفه كالذي يليه[2]۔

۱۔''مہمان اپنا رزق لے کرآتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لے کر جاتا ہے، ان کے گناہ مٹا دیتا ہے''۔اسے ابو الشیخ نے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[كنز العمال، كتاب الضيافة، باب في ترغيب الضيافة، الفصل الأول، ج ۹،ص۱۰۷، رقم الحديث ۲۵۸۳۰، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔''بے شک میرا اپنے کسی اسلامی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو ایک روپیہ دُوں، اوراپنے اسلامی بھائی کوایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سو روپیہ خیرات کروں''۔اسے ابو الشیخ نے ثواب میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے،انھوں نے اپنے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا، اوراظہر یہ ہے کہ یہ حدیث آئندہ حدیث کی طرح حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ پر موقوف ہے یعنی ان کا فرمان ہے۔[الترغيب و الترهيب، كتاب الصدقات، الترغيب في إطعام الطعام وسقي الماء و الترهيب من منعه، ج ۲، ص۳۸، رقم الحديث ۲٤، دار الكتب العلمية، بيروت]

حدیث ۵۵ : سیدنا امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی فرماتے ہیں :

''لأن أجمع نفرا من إخواني على صاع، أو صاعين من طعام أحب إلّي من أدخل سوقكم فاشترى رقبة فأعتقها''۔ رواه منه وقفا عليه رضي الله تعالىٰ عنه(۱)۔

حدیث ۵۶ : کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اورسیر نہیں ہوتے ،فرمایا: اکٹھے ہوکر کھاتے ہو یا الگ الگ؟ عرض کی: الگ الگ،فرمایا:

''اجتمعوا على طعامكم و اذكروا اسم الله يبارك لكم فيه'' رواه أبوداوُد و ابن ماجة وحبان عن وحشي بن حرب رضي الله تعالىٰ عنه(۲)۔

۱۔ ''میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمھارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کردوں''۔ اسے ابو الشیخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کیا[الترغيب و الترهيب ، كتاب الصدقات، الترغيب في إطعام الطعام و سقي الماء و الترهيب من منعه، ج ۲، ص۳۸، رقم الحديث۲۳، دار الكتب العلمية ، بيروت]

۲۔ ''جمع ہوکر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو تمھارے لئے اسی میں برکت رکھی جائے گی''۔ اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور حبان نے وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[سنن أبي داوُد، كتاب الأطعمة ، باب في الاجتماع على الطعام ، ج ۳، ص۴۸۶، رقم الحديث ۳۷۶٤ ، دار إحياء التراث العربي، بيروت]

حدیث ۵۷ : فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''کلوا جمیعاً ولا تفرقوا فإن البرکۃ مع الجماعۃ ''۔ رواہ ابن ماجۃ و العسکري في المواعظ عن أمیر المؤمنین عمر رضي اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن (۱)۔

حدیث ۵۸ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''البرکۃ في ثلاثۃ في الجماعۃ و الثرید و السحور'' رواہ الطبراني في الکبیر و البیھقي في الشعب عن سلمان رضي اللہ تعالیٰ عنہ (۲)۔

حدیث ۵۹ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''طعام الواحد یکفي الإثنین وطعام الإثنین یکفي الأربعۃ و ید اللہ علی الجماعۃ'' رواہ البزارعن سمرۃ رضي اللہ تعالیٰ عنہ (۳)۔

۱۔''مل کر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے''۔اسے ابن ماجہ اور عسکری نے مواعظ میں امیر المومنین عمر رضی للہ تعالیٰ عنہ سے بسندِ حسن روایت کیا[کنز العمال، کتاب المعیشۃ، ج۱۵،ص۱۰۳، رقم الحدیث ۴۰۷۱۶ ، دار الکتب العلمیۃ ، بیروت]

۲۔''برکت تین چیزوں میں ہے، مسلمانوں کے اجتماع ،طعامِ ثرید اور طعامِ سحری میں''۔اسے طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب میں سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

[المعجم الکبیر ، سلیمان التیمي عن أبي عثمان النھدي ، ج ۶، ص ۲۵۱، رقم الحدیث ۶۱۲۷ ، دار إحیاء التراث العربي ، بیروت]

۳۔''ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے اور دو کی خوراک چار کو، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے''۔اسے بزار نے سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [بزار]

حدیث ۶۰ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

"إن أحب الطعام إلى الله (تعالٰی) ما كثرت عليه الأيدى"۔ رواه أبويعلٰى و الطبراني و أبوالشيخ عن جابر رضي الله تعالٰى عنه (۱)۔

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت، پاک مال سے شریک ہوں گے انھیں کرمِ الٰہی وانعام حضرت رسالت پناہی تعالٰی ربہٗ و تکرم و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ۲۵ فائدے ملنے کی امید ہے:

i۔ باذنہٖ تعالٰی بری موت سے بچیں گے۔ حدیث ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۷، ۲۸ (گیارہ حدیثیں) ستّر دروازے بُری موت کے بند ہونگے۔ حدیث ۶۔

ii۔ عمریں زیادہ ہوں گی۔ حدیث ۳، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۸، (نو حدیثیں)۔

iii۔ ان کی گنتی بڑھے گی۔ حدیث ۲۵۔ یہ تین فائدے خاص دفعِ وبا سے متعلق ہیں۔

iv۔ رزق کی وسعت، مال کی کثرت ہوگی۔ حدیث ۱۳، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵ (چھ حدیثیں)

v۔ خیر و برکت پائیں گے۔ حدیث ۵۰، ۵۱، ۵۶، ۵۷، ۵۸ (پانچ حدیثیں)، یہ دونوں فائدے دفعِ قحط سے متعلق ہیں۔

۱۔ "بے شک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ (عزوجل) کو وہ کھانا ہے جس پر بہت سے ہاتھ ہوں" (یعنی کھانے والوں کی کثرت ہو) اسے ابویعلی اور طبرانی اور ابوالشیخ نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا [الترغيب و الترهيب ، كتاب الطعام، باب الترغيب في الاجتماع على الطعام، ج ۳، ص ۹۸، رقم الحديث ۵، دارالكتب العلمية، بيروت]

vi۔ آفتیں بلائیں دُور ہوں گی۔حدیث ۷،۸،۹،۱۰،۱۱،۱۲،۲۷(سات حدیثیں)۔
بُری قضا ٹلے گی،حدیث۲۔ستّر دروازے بُرائی کے بند ہونگے،حدیث ۷۔ستر قسم
کی بلا دُور ہوگی۔حدیث ۸۔

vii۔ اُن کے شہر آباد ہوں گے،حدیث۲۶۔

viii۔ شکستہ حالی دُور ہوگی،حدیث۱۳۔

ix۔ خوفِ اندیشہ،زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہوگا،حدیث۱۹۔

x۔ مددِ الٰہی شاملِ حال ہوگی۔حدیث۱۳،۵۹،(دو حدیثیں)۔

xi۔ رحمتِ الٰہی اُن کے لئے واجب ہوگی،حدیث ۳۶۔

xii۔ ملائکہ ان پر درود بھیجیں گے،حدیث۵۲۔

xiii۔ رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔حدیث۳۰،۳۱،۳۲،۳۳،۶۰(پانچ حدیثیں)۔

xiv۔ غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہوگا،حدیث۱۔

xv۔ ان کے گناہ بخشے جائیں گے۔حدیث۴،۵،۱۴،۱۵،۱۶،۱۷،۱۸،۲۹،۳۴،۴۷،
۵۳(گیارہ حدیثیں)۔مغفرت ان کے لیے واجب ہوگی،حدیث۲۹۔اُن کے
گناہوں کی آگ بُجھ جائے گی۔حدیث۴،۵،۱۴،۱۵،۱۶،۱۷(چھ حدیثیں)۔یہ
دس فائدے دفعِ قحط و وبا ہر گونہ امراض وبلا وقضائے حاجات وبرکات
وسعادات کو مفید ہیں(۱)۔

xvi۔ خدمتِ اہل دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے،حدیث۵۴۔

۱۔قحط سالی کو دور کرنے ، دفعِ آفات ، ہرنوعیت کے مرض سے نجات ، حاجات کے پورا ہونے اور باعثِ حصول برکات وخوش بختی کے لئے فائدہ مند ہے۔

xvii۔ غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے، حدیث ۵۵۔

xviii۔ اُن کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے، حدیث ۲۔

xix۔ آپس میں محبتیں بڑھیں گی، جو ہر خیر خوبی کی متبع (۱) ہیں، حدیث ۲۳۔

xx۔ تھوڑے صرف (۲) میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دُونا اٹھتا (۳)، حدیث ۵۹۔ وفیہ أحادیث لم نذکرھا (۴)۔

xxi۔ اللہ عزوجل کے حضور درجے بلند ہوں گے۔ حدیث ۳۷ تا ۴۶، (دس حدیثیں)۔

xxii۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ، ملائکہ سے انکے ساتھ مباہات (۵) فرمائے گا، حدیث ۴۹۔

xxiii۔ روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے۔ حدیث ۲، ۳۵، ۴۸، (تین حدیثیں)۔ آتشِ دوزخ (۶) اُن پر حرام ہوگی، حدیث ۳۵۔

xxiv۔ آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند (۷) ہوں گے کہ نہایتِ مقاصد و غایتِ مرادات (۸) ہے، حدیث ۲۷، ۲۸۔

xxv۔ خدا نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُرنور سیّدِ عالم سرورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلِ اقدس کے تصدق (۹) میں سب سے پہلے داخلِ جنت ہوگا، حدیث ۲۸۔

۱۔ پیروی کرتی یا اس کے پیچھے پیچھے چلی آتی ۲۔ خرچ

۳۔ دُگنا خرچ آتا ۴۔ اس بارے میں اور بھی احادیث ہیں جن کا ہم نے ذکر نہیں کیا

۵۔ فخر ۶۔ دوزخ کی آگ

۷۔ فائدہ اٹھانے والے ۸۔ مقاصد کی انتہا اور مرادوں کا انجام

۹۔ چپل مبارک کے صدقے

اللّٰہ اکبر ، غور کیجئے بحمداللہ کیسا نسخہ جلیلہ، جمیلہ (۱)، جامعہ (۲)، کافیہ (۳)، شافیہ (۴)، صافیہ (۵)، وافیہ (۶) ہے کہ ایک مفرد (۷) دوا اور اس قدر منافعِ جانفزا (۸)، وفضل اللہ أوسع و أکبر و أطیب و أکثر (۹)۔ علماء تو بغرضِ حصول شفاء و دفعِ بلا، متفرق اشیاء جمع فرماتے ہیں کہ اپنی زوجہ (۱۰) کو اس کا مہر (۱۱) کُل یا بعض دے، وہ اس میں سے کچھ بطیبِ خاطر (۱۲) اسے ہبہ (۱۳) کردے ان داموں (۱۴) کا شہد و روغنِ زیتون (۱۵) خریدے بعض آیاتِ قرآنیہ، خصوصاً سورۂ فاتحہ اور آیاتِ شفا، رکابی (۱۶) میں لکھ کر آبِ باراں (۱۷) اور وُہ نہ ملے تو آبِ دریا سے دھوئے، قدرے وہ روغن وشہد ملا کر پیئے، بعونہٖ تعالیٰ (۱۸) ہر مرض سے شفا پائے کہ اس نے دو شفائیں قرآن وشہد، دو برکتیں باران وزیت (۱۹) اور ھنی ومری زرِ موہوب مہر (۲۰)، پانچ چیزیں جمع کیں۔

۱۔ خوبصورت، اچھا ۲۔ مکمل ۳۔ کفایت کرنے والا

۴۔ شفا دینے والا ۵۔ صاف ۶۔ خاطر خواہ

۷۔ اکیلی، واحد ۸۔ فرحت انگیز، دل خوش کرنے والے فائدے

۹۔ اور اللہ کا فضل بہت وسیع، بہت بڑا، بہت پاکیزہ اور بہت زیادہ ہے۔

۱۰۔ بیوی ۱۱۔ حقِ زوجیّت، وہ روپیہ یا جنس جو مسلمانوں کے نکاح کے وقت مرد کے ذمے عورت کو دینا مقرر کیا جاتا ہے ۱۲۔ اپنی خوشی سے، رضامندی کے ساتھ

۱۳۔ عطا کردے، تصرف کا اختیار دے دے ۱۴۔ پیسوں یا رقم

۱۵۔ زیتون کا تیل ۱۶۔ پلیٹ ۱۷۔ بارش کا پانی

۱۸۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ۱۹۔ بارش اور زیتون کا تیل

۲۰۔ بخوشی ہبہ کیا ہوا مالِ مہر

لقولہ تعالٰی: نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (١) وقولہ تعالٰی: فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ (٢). وقولہ تعالٰی: وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَاءً مُّبٰرَكًا (٣). وقولہ تعالٰی: شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ (٤). وقولہ تعالٰی: فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْئًا مَّرِيْئًا(٥)۔

یعنی ''ہم اتارتے ہیں قرآن سے وہ چیز کہ شفاء و رحمت ہے ایمان والوں کے لئے''۔ ''شہد میں شفاء ہے لوگوں کے لئے''۔ ''اور اتارا ہم نے آسمان سے برکت والا پانی'' اور ''مبارک پیڑ زیتون کا'' ''پھر اگر عورتیں اپنے جی کی خوشی کے ساتھ تمہیں مہر میں سے کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا(٦)''۔

ان مبارک ترکیبوں کی طرف حضرت امیر المؤمنین، مولی المسلمین، علی مرتضی شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنی و حضرت سیّدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہدایت فرمائی۔ ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں بسندِ حسن حضرت مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا:

''إذا اشتكى أحدكم فليستوهب من امرأته من صداقها درهما فليشتر به عسلا ثم يأخذ ماء السماء فيجمع هنيئا مريئا مباركاً (٧)۔

١۔پ١٥، بنی اسرائیل:٨٢ ٢۔ پ١٤، النحل:٦٩ ٣۔پ٢٦، ق:٩

٤۔پ١٨، النور:٣٥ ٥۔پ٤، النساء:٤ ٦۔خوشی خوشی

٧۔ المواهب اللدنية ، المقصد الثامن ، الفصل الأول ، النوع الثاني ، =

جب تم میں کوئی بیمار ہوتو اسے چاہیے اپنی عورت سے اس کے مہر میں سے ایک درہم ہبہ کرائے ،اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لے کہ رچتا پچتا برکت والا جمع کرے گا۔

ایک بار فرمایا:

''إذا أراد أحدكم الشفاء فليكتب اٰية من كتاب الله في صحفة و ليغسلها بماء السماء و ليأخذ من امرأته درهم عن طيب نفس منها فليشتر به عسلا فليشربه فإنه شفاء'' ذكره الإمام القسطلاني في المواهب اللدنية(۱)۔

علّامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں :

''مرض عوف بن مالك الأشجعى الصحابي رضي الله تعالىٰ عنه فقال: ائتوني بماء فإن الله تعالىٰ يقول:'' **وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَاءً مُّبٰرَكًا**'' ثم قال: ائتوني بعسل وتلا الآية '' **فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ**'' ثم قال:

=ذكر طبه صلى الله عليه وسلم لداء استطلاق البطن ، ج۳، ص۴۸، دار الكتب العلمية ،بيروت]

۱۔ جب تم میں سے کوئی شخص شفا چاہے تو قرآن عظیم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور بارش کے پانی سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے اس کا شہد خرید کر پیئے کہ بیشک شفا ہے''۔امام قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں اسے ذکر کیا ہے۔

[المواهب اللدنية ، المقصد الثامن ، الفصل الأول ، النوع الثاني ، ذكر طبه صلى الله عليه وسلم لداء استطلاق البطن ، ج ۳، ص۴۸، دار الكتب العلمية ،بيروت،وجدت فيه بتغيرقليل]

ائتوني بزيت و تلا" مِنۡ شَجَرَةٍمُّبَارَكَةٍ " فخلط ذٰلك بعضه ببعض و شربه فشفاء(۱)۔

عوف بن مالک اشجعی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیل (۲) ہوئے، فرمایا: پانی لاؤ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: " ہم نے اتارا آسمان سے برکت والا پانی" پھر فرمایا: شہد لاؤ۔ اور آیت پڑھی کہ " اس میں شفاء ہے لوگوں کیلئے"۔ پھر فرمایا: روغن زیتوں لاؤ، اور آیت پڑھی کہ " برکت والے پیڑ سے" پھر ان سب کو ملا کر نوش فرمایا(۳)، شفاء پائی۔

تو جب متفرقات (۴) کا جمع کرنا جائز و نافع ہے تو یہ تو ایک ہی دوا سب خوبیوں کی جامع ہے اس کی کامل نظیر (۵) نسخۂ امامِ اجل (۶) حضرت سیّدنا عبداللہ بن مبارک، شاگردِ رشید حضرت امام الائمہ سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نسخۂ جلیلہ رؤیائے حضور پُرنور سیّد المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، علی بن حسین بن شقیق کہتے ہیں: میرے سامنے ایک شخص نے امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: اے عبدالرحمٰن! سات برس سے میرے ایک زانو میں پھوڑا ہے قسم قسم کے علاج کئے، طبیبوں سے رجوع کی، کُچھ نفع نہ ہوا۔ فرمایا:

۱۔شرح العلامة الزرقاني على المواهب اللدنية ، المقصد الثامن ، الفصل الأول ، النوع الثاني ، ذكر طبه صلى الله عليه وسلم لداء استطلاق البطن ، ج۹،ص۴۹۳،۴۹۴ ، دار الكتب العلمية ، بيروت، وجدت فيه بتغير قليل ۔

۲۔بیمار ۳۔پی لیا ۴۔مختلف چیزوں

۵۔مکمل مثال ۶۔بہت بڑے امام

”اذهب فانظر موضعا يحتاج الناس إلى الماء فاحفر هناك بئرا فإني أرجوا أن تنبع لك هناك عين و يمسك عنك الدم ، ففعل الرجل فبرأ“۔ رواه الإمام البيهقي عن علي قال سمعت ابن المبارك وسئله الرجل فذكره[۱]۔

امام بیہقی فرماتے ہیں: اسی قبیل[۲] سے ہمارے استاد ابو عبداللہ حاکم (صاحبِ مستدرک) کی حکایت ہے کہ انکے مُنہ پر پھوڑے نکلے، طرح طرح کے علاج کیے، نہ گئے، قریب ایک سال کے اسی حال میں گزرا، انھوں نے ایک جمعہ کو امام استاذ ابو عثمان صابونی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی مجلس میں دُعا کی درخواست کی، امام نے دُعا فرمائی اور حاضرین نے بکثرت آمین کہی، دوسرا جمعہ ہوا، کسی بی بی نے ایک رقعہ مجلس میں ڈال دیا اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے گھر پلٹ کر گئی اور شب کو ابو عبداللہ حاکم کے لئے دُعا میں کوشش کی، میں خواب میں جمالِ جہاں آرائے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئی[۳] گویا مجھے ارشاد فرماتے ہیں: ”قولي

۱۔ ”جا ایسی جگہ دیکھ جہاں لوگوں کو پانی کی حاجت ہو وہاں ایک کنواں کھود، (اور ارشاد فرمایا کہ) میں امید کرتا ہوں کہ وہاں تیرے لئے ایک چشمہ نکلے گا اور تیرا یہ خُون بہنا بند ہو جائے گا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا“۔ اسے بیہقی نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ فرمایا میں نے ابن مبارک سے سُنا، ان سے ایک شخص نے سوال کیا تو انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا [شعب الإيمان ، ج ۳ ،ص ۲۲۱ ، رقم الحديث ۳۳۸۱، دار الكتب العلمية بيروت]

۲۔ قِسم

۳۔ جن کے حسن سے کائنات میں خوبصورتی ہے، اس رحمت والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار نصیب ہوا،

لأ بي عبدالله يوسع الماء على المسلمين'' [۱]۔امام بیہقی فرماتے ہیں میں وہ رقعہ اپنے استاد حاکم کے پاس لے گیا،انھوں نے اپنے دروازے پر ایک سقایہ [۲] بنانے کا حکم دیا، جب بن چکا اس میں پانی بھروادیا اور برف ڈالی اور لوگوں نے پینا شروع کیا ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ شفاء ظاہر ہوئی پھوڑے جاتے رہے، چہرہ اس اچھے سے اچھے حال پر ہوگیا جیسا کبھی نہ تھا،اس کے بعد برسوں زندہ رہے [۳]۔

بالجملہ [۴] مسلمانوں کو چاہیے اس پاک مبارک عمل میں چند باتوں کا لحاظ واجب جانیں کہ ان منافع جلیلۂ دُنیا و آخرت سے بہرہ مند [۵] ہوں۔

i۔تصحیح نیت [۶] کہ آدمی کی جیسی نیت ہوتی ہے ویساہی پھل پاتا ہے، نیک کام کیا اور نیت بُری تو وہ کچھ کام کا نہیں،''إنما الأعمال بالنيات'' [۷] تو لازم کہ ریا یا ناموری [۸] وغیرہ اغراض فاسدہ [۹] کو اصلاً [۱۰] دخل نہ دیں ورنہ نفع درکنار [۱۱] نقصان کے سزاوار [۱۲] ہونگے و العیاذ باللہ تعالیٰ [۱۳]۔

ii۔صرف اپنے سر سے بلا ٹالنے کی نیت نہ کریں کہ جس نیک کام میں چندطرح

۱۔''ابوعبداللہ سے کہہ،مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے'' ۲۔پانی کی سبیل

۳۔شعب الإيمان ، ج۳، ص۲۲۲، دار الكتب العلمية ، بيروت۔

۴۔تمام ۵۔فائدہ اٹھانے والے ۶۔نیت کی درستگی

۷۔''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے'' [صحيح البخاري ، كتاب بدء الوحي ، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ،رقم الحديث۱،ج۱، ص٦، دار الكتب العلمية ، بيروت]

۸۔شہرت ۹۔بُرے مقاصد ۱۰۔بالکل

۱۱۔ایک طرف رہا ۱۲۔سزا کے حقدار ۱۳۔اللہ تعالیٰ کی پناہ

کے اچھے مقاصد ہوں اور آدمی ان میں ایک ہی کی نیت کرے تو اسی لائق ثمرہ (۱) کا مستحق ہوگا ''إنما لکل امرئ ما نوی'' (۲) جب کام کچھ بڑھتا نہیں صرف نیت کر لینے میں ایک کام کے دس ہو جاتے ہیں تو ایک ہی نیت کرنا کیسی حماقت اور بلا وجہ اپنا نقصان ہے۔ ہم اوپر اشارہ کر چکے کہ اس عمل میں کتنی نیکیوں کی نیت ہوسکتی ہے ان سب کا قصد (۳) کریں کہ سب کے منافع پائیں بلکہ حقیقتاً اس عمل سے بلا ٹلنا بھی انہی نیتوں کا پھل ہے جیسا کہ ہم نے احادیث سے روشن کر دیا تو بغیر ان نیتوں أعنی صدقہ فقرا و خدمتِ صلحا و صلۂ رَحم و احسانِ جار (۴) وغیرہ مذکورات کے بلا ٹلنے کی خالی نیت پوست بے مغز (۵) ہے۔

iii۔ اپنے مالوں کی پاکی میں حد درجہ کی کوشش بجا لائیں کہ اس کام میں پاک ہی مال لگایا جائے، اللہ عزوجل پاک ہے پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔

الشیخان و النسائي و الترمذي و ابن ماجة و ابن خزیمة عن أبي هریرة رضي الله تعالٰی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم: ''لا یقبل الله إلا الطیب'' هو قطعة حدیث و في

۱۔ پھل، بدلہ

۲۔ ''ہر شخص کو وہی حاصل ہوگا جس کی وہ نیت کرے''
[صحیح البخاري، کتاب بدء الوحي، باب کیف کان بدء الوحي إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم، ج ۱، ص۶، رقم الحدیث ۱، دار الکتب العلمیة، بیروت]

۳۔ ارادہ

۴۔ میرا مطلب ہے کہ فقیروں پر صدقہ کرنا، نیک لوگوں کی خدمت، رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آنا اور پڑوسیوں پر احسان کرنا

۵۔ بغیر دماغ کے کھال، مراد بے وقوفی

الباب عن ابن عباس رضي الله تعالٰی عنهما[1]۔

ناپاک مال والوں کو یہ رونا کیا تھوڑا ہے کہ ان کا صدقہ، خیرات، فاتحہ، نیاز کچھ قبول نہیں، والعیاذ باللہ تعالٰی۔

iv۔ زنہار، زنہار[2] ایسا نہ کر کہ کھاتے پیتوں کو بُلائیں، محتاجوں کو چھوڑیں کہ زیادہ مستحق وہی ہیں اور انھیں اس کی حاجت ہے تو ان کا چھوڑنا انھیں ایذا[3] دینا اور دل دُکھانا ہے، مسلمانوں کی دل شکنی[4] معاذ اللہ وُہ بلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کردے گی، ایسے کھانے کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سب سے بدتر کھانا فرمایا کہ پیٹ بھرے بُلائے جائیں جنھیں پرواہ نہیں اور بُھوکے چھوڑ دیئے جائیں جو آنا چاہتے ہیں۔

مسلم عن أبي هريرة رضي الله تعالٰی عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالٰی عليه وسلم:" شرالطعام طعام الوليمة يمنعها من يأتيها و يُدعٰى إليها من يأباها" وللطبراني في الكبير و الديلمي في مسند الفردوس بسند حسن عن ابن عباس

۱۔ "شیخین (امام بخاری و مسلم)، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت فرمایا' رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالٰی پاک ہی کو قبول کرتا ہے" [صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب صدقة من كسب طيب، ج ۱، ص۴۷۶، رقم الحديث ۱۴۱۰، دار الكتب العلمية، بيروت] یہ حدیث کا ایک حصہ ہے اور اس بارے میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

۲۔ خبردار، ہرگز ۳۔ تکلیف ۴۔ دل توڑنا

رضي الله تعالٰی عنهما عن النبي صلی الله تعالٰی علیه وسلم بلفظ'' یدعی إلیه الشبعان و یحبس عنه الجائع'' وفي الباب غیرهما[1]۔

۷۔ فقراء کہ آئیں کہ اُن کی مدارات وخاطر داری (۲) میں سعی جمیل (۳) کریں، اپنا احسان اُن پر نہ رکھیں بلکہ آنے میں اُن کا احسان اپنے اوپر جانیں کہ وہ اپنا رزق کھاتے اور تمھارے گناہ مٹاتے ہیں، اٹھانے، بٹھانے، بُلانے، کھلانے، کسی بات میں برتاؤ ایسا نہ کریں جس سے ان کا دل دُکھے کہ احسان رکھنے، ایذا دینے سے صدقہ بالکل اکارت جاتا ہے، قال الله تعالٰی :

''اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی لَّهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ قَوۡلٌ

۱۔ امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا : ''بدترین کھانا اُس دعوتِ ولیمہ کا کھانا ہے کہ جو اس میں آنا چاہتا ہے اسے روک دیا جاتا ہے اور جو نہیں آنا چاہتا اسے بلایا جاتا ہے'' [صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة، ص ۷۵۰، رقم الحدیث ۱۱۰، دار ابن حزم، بیروت] (طبرانی نے کبیر میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سندِ حسن کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے واسطہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی اس لفظ سے نقل کیا کہ ''سیر شدہ کو دعوت دی جائے اور بھوکے کو روکا جائے'' [المعجم الکبیر، أبو العالیة عن ابن عباس، ج ۱۲، ص ۱۲۳، رقم الحدیث ۱۲۷۵٤، دار إحیاء التراث العربي، بیروت] اس بارے میں ان کے علاوہ نے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

۲۔ خاطر تواضع کرنا، خوب خدمت کرنے ۳۔ اچھی کوشش

مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ o يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ"(۱) الآیۃ .

جولوگ مال خرچ کرتے ہیں اپنے مال خدا کی راہ میں پھر اپنے دیئے کے پیچھے نہ احسان رکھیں، نہ دل دکھانا، اُن کے لئے ان کا ثواب ہے اپنے رب کے پاس، نہ اُن پر خوف اور نہ وہ غم کھائیں، اچھی بات (کہ ہاتھ نہ پہنچا تو میٹھی زبان سے سائل کو پھیر دیا) اور درگزر رے (کہ فقیر نے ناحق ہٹ (۲) یا کوئی بے جا حرکت کی تو اس پر خیال نہ کیا، اسے دُکھ نہ دیا) یہ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دل ستانا (۳) ہو اور اللہ بے پرواہ ہے (کہ تمھارے صدقہ و خیرات کی پرواہ نہیں رکھتا، احسان کس پر کرتے ہو) حلم والا ہے (کہ تمھیں بے شمار نعمتیں دے کر تمھاری سخت سخت نافرمانیوں سے درگزر فرماتا ہے تم ایک نوالہ محتاج کو دے کر وجہ بے وجہ اسے ایذا دیتے ہو) اے ایمان والو! اپنی خیرات اکارت (۴) نہ کرو احسان رکھنے اور دل ستانے سے اس کی طرح جو مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھاوے کو (کہ اس کا صدقہ سرے سے اکارت ہے والعیاذ باللہ رب العالمین)

ان سب باتوں کے لحاظ کے ساتھ اس عمل کو ایک ہی بار نہ کریں بار بار بجالائیں (۵) کہ جتنی کثرت ہوگی اتنی ہی فقراء وغربا کی منفعت (۶) ہوگی، اتنی اپنے لئے دینی و دُنیوی وجسمی وجانی رحمت وبرکت ونعمت وسعادت ہوگی، خصوصاً ایامِ قحط میں

۱۔پ۳، البقرۃ:۲۶۲تا ۲۶۴ ۲۔بلاوجہ ضد ۳۔دل دُکھانا

۴۔ برباد، ضائع ۵۔کریں ۶۔فائدہ

تو جب تک عیاذاً باللہ قحط رہے روزانہ ایسا ہی کرنا مناسب کہ اس میں نہایت سہل (۱) طور پر غرباء و مساکین کی خبر گیری (۲) ہو جائے گی، اپنے کھانے میں اُن کا کھانا بھی نکل جائے گا، دیتے ہوئے نفس کو معلوم بھی نہ ہوگا اور جماعت کی وجہ سے سو کا کھانا دو سو کو کفایت کرے گا، قحط عام الرماد (۳) میں حضرت سیّدنا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا قصد ظاہر فرمایا، وباللہ التوفیق وھدایۃ الطریق۔

الحمدللہ کہ یہ متفرد جواب نفیس ولاجواب عشرۂ اوسط ماہِ فاخر ربیع الآخر (۴) کے تین جلسوں (۵) میں تسویداً (۶) و تبییضاً (۷) تمام اور بلحاظِ تاریخ راد القحط و الوباء بدعوة الجیران و مواساة الفقراء نام ہوا۔

و اٰخردعوٰنا أن الحمد للہ رب العٰلمین و الصلاة و السلام علی سید المرسلین محمد و اٰلہ وصحبہ أجعمین و اللہ سبحنہ و تعالٰی أعلم و علمہ جل مجد ہ أ تم و أحکم (۸)۔

☆☆☆☆☆

۱۔ بہت آسان ۲۔ خاطر تواضع ۳۔ خاکستری کے سال

۴۔ عمدہ مہینے، ربیع الثانی کے درمیانی دس دنوں ۵۔ نشستوں

۶۔ مسوّدہ کی تحریر ۷۔ نوک پلک سنوار کر بہتری

۸۔ اور ہماری دُعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا اور رسولوں کے سردار محمد، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام، اللہ تبارک وتعالیٰ زیادہ جانتا ہے اور اس کا علم، اس کی بزرگی کامل ترین اور بہت زیادہ محکم ہے۔

ماخذ ومراجع

نمبرشمار	کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
۱	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	پاک کمپنی، لاہور
۲	کنز الإیمان	امام أحمد رضا خان علیه الرحمة	رضا اکیڈیمي ، بمبئی
۳	صحیح البخاري	محمد بن إسماعیل البخاري علیه الرحمة	دارالکتب العلمیة بیروت
۴	صحیح مسلم	مسلم بن حجاج النیشابوريعلیه الرحمة	دار ابن حزم، بیروت
۵	صحیح ابن حبان	محمد بن حبان رحمة الله علیه	دارالکتب العلمیة بیروت
۶	سنن الترمذي	محمد بن عیسٰی الترمذي رحمة الله علیه	دارالفکر، بیروت
۷	سنن أبي داؤد	أبوداؤد سلیمان بن أشعث رحمة الله علیه	دار إحیاء التراث، بیروت
۸	سنن ابن ماجة	محمد بن یزید بن ماجة علیه الرحمة	دارالمعرفة ، بیروت
۹	المسند لإمام أحمد	الإمام أحمد بن حنبل رحمةالله علیه	دار الفکر ، بیروت
۱۰	مسند أبي یعلی	أبویعلی أحمد الموصلي رحمة الله علیه	دارالکتب العلمیة بیروت
۱۱	المعجم الکبیر	سلیمان بن أحمد الطبراني رحمة الله علیه	المکتبة الفیصلیة ، بیروت
۱۲	المعجم الأوسط	سلیمان بن أحمد الطبراني رحمة الله علیه	دارالکتب العلمیة بیروت
۱۳	المستدرك	محمد بن عبدالله الحاکم علیه الرحمة	دار المعرفة ، بیروت
۱۴	کنزا لعمال	علاء الدین المتقي علیه الرحمة	دارالکتب العلمیة بیروت
۱۵	الترغیب و الترهیب	الإمام زکي الد ین بن عبدالله المنذري	دارالکتب العلمیة بیروت

نمبرشمار	کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
۱۶	الفردوس بماثورالخطاب	شيروية بن شهردار الديلمي عليه الرحمة	دارالكتب العلمية بيروت
۱۷	مجمع الزوائد	على بن أبي بكر الهيثمي عليه الرحمة	دار الفكر، بيروت
۱۸	شعب الإيمان	أحمد بن حسين بن علي البيهقي عليه الرحمة	دارالكتب العلمية بيروت
۱۹	مرقاة المفاتيح	على بن سلطان (ملا علي قاري)	دار الفكر ، بيروت
۲۰	العلل المتناهية	علامه عبدالرحمٰن بن علي الجوزي	دارالكتب العلمية بيروت
۲۱	المواهب اللدنية	علامه شهاب الدين احمد قسطلاني	دارالكتب العلمية بيروت
۲۲	شرح الزرقاني على المواهب اللدنية	علامه محمد بن عبدالباقي الزرقاني رحمة الله تعالٰى عليه	دار الكتب العلمية ، بيروت
۲۳	تاريخ البغداد	أبوبكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي	دارالكتب العلمية بيروت
۲۴	رسائلِ عطاریہ (حصہ اول)	امیرِ اہلسنت محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ ، کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ... فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net